السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم میں آسمان کے سات طبق کا ذکر صراحۃ موجود ہے اور زمین کے سات طبق ہونے کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے پھر لوگ کیوں کہتے ہیں کہ زمین کے بھی سات طبق ہیں اور آسمان وزمین دونوں کے کل چودہ طبق ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ارشاد ہے : اللَّهُ الَّذى خَلَقَ سَبعَ سَمٰوٰتٍ وَمِنَ الأَرضِ مِثلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الأَمرُ بَينَهُنَّ لِتَعلَموا أَنَّ اللَّهَ عَلىٰ كُلِّ شَىءٍ قَديرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَد أَحاطَ بِكُلِّ شَىءٍ عِلمًا ١٢ ... الطلاق یعنی : ''اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی زمین ۔اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے یہ اس لیے کہ تم کو معلوم ہوجائے کہ اللہ ہر شئ پر قادر ہے اور اس کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کرلیا ہے،،۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کی طرح زمین کے بھی سات طبقے ہیں اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں : ''ای سبع ارضین،، (ابن جریر 14 153)ابن ابی حاتم، حاکم (2 394) بیہقی، عبد بن حمید) ظاہر آیت اور ابن ۔چنانچہ ترجمان القرآن حبر المفسرین حضرت ابن عباس کی تفسیر کی تائید ان احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ ''من ظلم قید شبر من الأرض طوقه سبع أرضين (بخاري كتاب بدء الخلق باب ماجاء في سبع أرضين 74/4 مسلم كتاب المساقاة باب تحريم الظلم وغضب الارض (عباس 3/1230(1610))وفی رواية للبخاري : خسف به إلى سبع أرضين،، (بخاري 75/4

(ماالسموات السبع وما فيهن ومابينهن، والأرضون السبعون ومافيهن ومابينهن فى الكرسى إلا كحلقة ملقاة بأرض فلاة،، (ترمذي كتاب الدعوات باب : 91(3523)5/539(2)

لم ير قرية عند دعولها، إلاقال حين يراها : اللهم رب السموات السبع وما أظللن ورب الأرضين السبع وما أقللن،، الحديث.(بخاري 75/4(3).

ان احادیث صاف ظاہر ہوہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں۔ البتہ ان طبقوں کی کیفیت اور ان میں کسی مخلوق کے ہونے کا علم اللہ ہی کو ہے کسی مرفوع صحیح غیر متکلم فیہ حدیث کے، یا بغیر کسی قرآنی آیت کی تصریح کے اس کی بابت ہمارا بحث کرنا قطعا نامناسب ہے۔

قال الخفاجى : الذي نعتقد أن الارض سبع، ولها سكان من خلقه يعلمهم الله تعالى،، انتهى. قال العلامة القنوجى فى تفسيره : وهذا أعدل الأقوال وأحوطها، قال : ويكفى الإعتقاد بكون السموات سبعا والأرضين سبعا، كما ورد به الكتاب العزيز'' والسنة المطهرة، ولاينبغى أن نخوض فى خلفهما ومافيها، فإنه شئَ استاثر الله سبحانه وتعالى بعلمه، لايحيط به احد سواه، ولم يكلفنا الله تعالى بالخوض فى أمثال هذه المسائل والتفكر فيها والكلام عليها،، (بخاري 4/75.

(محدث دہلی ج :9ش :9ذی الحجہ 1360ھ جنوری 1942ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 58

محدث فتویٰ